زندگی گزارنے کے آداب
ائمہ علیہم السلام کے ارشادات کی روشنی میں

We Provide The Standard
5

خصال

شیخ الصدوقؒ

AL-KISA®
PUBLISHERS
R-159 Sector 5-B/2 North Karachi, Uc-12, 75850

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	خصال
مؤلف	شیخ الصدوق علیہ الرحمہ
تحقیق وتشریح	محمد باقر کمرہ ای
مترجم	عمران رجانی
مترجم تشریحات	ملیکہ خاتون کاظمی
تزئین وتصحیح	سید فیضیاب علی رضوی
کمپوزنگ	الکساء پبلیشرز (آرٹ ڈیپارٹمنٹ)
اشاعت اول	اکتوبر ۲۰۰۳، رمضان ۱۴۲۳
اشاعت دوئم	جولائی ۲۰۰۸، رجب ۱۴۲۹

AL-KISA®
PUBLISHERS
We Provide The Standard
R-159 Sector 5-B/2 North Karachi, Uc-12, 75850
Ph# 021-8205932 E-mail# Alkisapublishers@hotmail.com

انصاری سے، اس نے ابان ابن عثمان سے نقل کیا اس نے امام جعفر صادقؑ سے نقل کیا کہ جب ایک شخص نے یہ شکایت کی کہ اس کے اہل خانہ اور اس کے بال بچوں کو لوگ تنگ کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا: تمہارے گھر کی چھت کتنی اونچی ہے؟ اس نے کہا: دس ہاتھ تو امامؑ نے فرمایا: اسے ناپ کر آٹھ ہاتھ کی کر دو اور اس پر آیت الکرسی لکھ لو اس لئے کہ جب کسی گھر کی چھت آٹھ ہاتھ سے زیادہ ہوتی ہے تو محتضر بن جاتی ہے کہ جہاں جن آتے ہیں اور اسے اپنا مسکن بنا لیتے ہیں۔ (ہاتھ = کہنی سے انگلیوں کے سرے تک لمبائی)۔

﴿۶﴾ **آٹھ جوڑے:** داؤد رقیؒ کہتے ہیں کہ بعض خارجیوں نے مجھ سے کتاب اللہ عزوجل کی اس آیت ثمانیة ازواج من الضأن اثنین قل آلذکرین حرّم ام الأنثیین . . . ومن الأبل اثنین و من البقر اثنین (سورۂ انعام۔ آیت ۱۴۳ و ۱۴۴) کے متعلق سوال کیا کہ ان میں سے خدا نے کیا حلال قرار دیا ہے اور کیا حرام؟ چونکہ میرے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا لہٰذا سفرِ حج کے دوران میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، پس جب میں نے اس خارجی کی خبر ان کو دی تو آپ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے منیٰ کی قربانی کے لئے پالتو (جو جنگلی نہ ہوں) مینڈھے اور بکری کو حلال کیا ہے جبکہ ان میں جنگلی قسم کو حرام قرار دیا ہے۔ اب رہا اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا کہ اونٹ میں سے دو اور گائے میں سے دو تو اس میں اللہ عزوجل نے منیٰ میں عربی اونٹوں کی قربانی کو حلال کیا ہے جبکہ بختی [۱] اونٹوں کی قربانی کو حرام قرار دیا ہے اور گائے میں سے بھی پالتو کو حلال قرار دیا ہے جبکہ جنگلی کو حرام۔

راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد میں نے یہ جواب خارجی کو جا کر سنایا تو اس نے کہا: یہ وہ چیز (جواب) ہے جسے اونٹ حجاز سے لایا ہے۔

﴿۷﴾ **آٹھ قسم کے لوگ انسانوں میں شمار نہیں ہوتے:** میرے والدؒ اور محمد ابن حسنؒ نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: ہم سے محمد ابن یحییٰ عطار اور احمد ابن ادریس دونوں نے روایت بیان کی اور دونوں کہتے ہیں: ہم سے محمد ابن احمد ابن یحییٰ ابن عمران اشعری نے روایت بیان کی، کہا: ہم سے ہمارے بعض اصحاب یعنی جعفر ابن محمد ابن عبد اللہ (ایک نسخہ میں عبید اللہ ہے) نے ابو یحییٰ واسطی سے اور انہوں نے اُس سے جس نے ان سے بیان کیا ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے کہا گیا کہ کیا یہ سارے لوگ انسانوں میں شمار ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ان میں سے آٹھ قسم کے لوگوں کو نکال دو: وہ جو مسواک نہیں کرتے، تنگ جگہوں پر چارزانو بیٹھنے والے، بے معنی افعال انجام دینے والے، بغیر علم کے بحث کرنے والے، اپنے آپ کو بلاوجہ بیمار سمجھنے والے، بغیر کسی مصیبت کے پریشان ہونے والے، حق بات میں اپنے ساتھیوں کی مخالفت کرنے والے جبکہ باقی سب متفق ہوں اور اپنے آباؤ اجداد پر فخر کرنے والے جبکہ وہ نیک کاموں سے بے بہرہ رہے ہوں: ایسے شخص کی مثال اخلیج نامی گھاس کی ہے کہ اس کی چھال اُتاری جائے تا کہ اس کے گودے تک رسائی ہو اور یہ ایسے ہیں کہ ان کے متعلق اللہ عزوجل نے فرمایا: إن هم إلاّ كالأنعام بل هم أضلُّ سبيلاً. وہ نہیں ہیں مگر چوپایوں کی مانند بلکہ وہ اپنی راہ پر گمراہ تر ہیں۔ (سورہ فرقان۔ آیت ۴۴)

﴿۸﴾ **جو مسجد میں آمد و رفت کرتا ہے اس میں آٹھ خوبیاں پائی جاتی ہیں:** میرے والدؒ نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: ہم سے سعد ابن عبد اللہ نے یعقوب ابن یزید سے روایت بیان کی، اس نے محمد ابن ابی عمیرؒ سے، اس نے ابراہیم ابن عبد الحمید سے، اس نے سعد الاسکاف سے، اس نے زیاد ابن عیسیٰ ابن ابی جارود سے، اس نے اصبغ ابن نباتہ سے کہ امیر المومنینؑ کہا کرتے تھے: جس کا مسجد میں آنا جانا لگا رہتا ہے اسے آٹھ میں سے کوئی ایک خوبی ضرور حاصل ہوتی ہے: خداداد بھائی، نیا علم، محکم آیت، ایک رحمت جس کا

(۱) بختی: [illegible] چونکہ یہ نسل پہلے پہل بخت نصر بادشاہ نے نکالی تھی اس لئے اس کے نام پر بختی کہلاتا ہے۔